(بقیہ صفحہ ۷۷۸) اس دن سے مراد موت یا قیامت کا دن ہے اور دن ، معنی وقت ہے نہ کہ رات کا مقابل ۱۵۔ اس وقت نیکیوں کی تمنا کرو گے ، مگر نصیب نہ ہو گی ، ابھی وقت ہے کچھ بولو۔ آج وہ منا رہا ہے تم نہیں مانتے کل تم مناؤ گے وہ نہ مانے گا ۱۶۔ اگر کفر پر مرگئے اور اگر ایمان پر خاتمہ ہوا تو رب کا کرم اس کے حبیب کا دامن پناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان کے دامن کی پناہ میں رکھے ۱۷۔ کیونکہ نامۂ اعمال کی تحریر فرشتوں ، بلکہ تمہارے ہاتھ پاؤں کی گواہی تمہارے خلاف ہو گی۔ ۱۸۔ اس طرح کہ یہ سب کچھ سن کر بھی ایمان نہ لائیں ، تمہاری اطاعت نہ کریں۔

عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا

بنا کر نہیں بھیجا ۱ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا ۲ اور جب ہم آدمی کو

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا

اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ۳ اس پر خوش ہو جاتا ہے ۴ اور اگر انہیں کوئی برائی

قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

پہنچے بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۵ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ۶ اللہ ہی کیلئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ۷ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا

اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا

فرما دے اور جسے چاہے بیٹے دے ۸ یا دونوں ملا دے بیٹے

وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

اور بیٹیاں ۹ اور جسے چاہے بانجھ کر دے ۱۰ بے شک وہ علم و قدرت والا ہے

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا ۱۱ کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ۱۲ یا یوں کہ وہ

وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا

بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو ۱۳ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو

یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا

وہ چاہے ۱۴ بے شک وہ بلندی و حکمت والا ہے ۱۵ اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی

مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ

۱۶ ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ۱۷

وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ

ہاں ہم نے اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے

۱۔ تاکہ ان کی گمراہی کی آپ سے باز پرس ہو جیسے اسکول کا رزلٹ RESULT خراب آنے پر استادوں سے ، یا گلے کی بکری ضائع ہو جانے پر گلہ بان سے سوال ہوتا ہے تم ان سے غنی ہو ۲۔ یہاں حصر اضافی ہے یعنی آپ پر صرف تبلیغ لازم ہے منوانا لازم نہیں لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں آتا ، کہ حضور کو تبلیغ کے سوا اور کوئی اختیار نہیں۔ حضور مسلمانوں کے دنیا میں داد رس ، آخرت میں فریاد رس اور شفاعت کرنے والے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا سہارا ہیں ۳۔ آدمی سے مراد کافر یا غافل ہے ، اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں راحت تھوڑی ہے کہ اسے چکھنا فرمایا گیا ۴۔ خوشی سے مراد ہے اترانا ، اکڑنا ، فخر کرنا ، یہ خوشی گناہ ہے ، شکر کی خوشی ثواب ہے ۵۔ معلوم ہوا کہ اکثر آفتیں ہمارے گناہوں کے سبب آتی ہیں۔ اگرچہ بعض مصیبت بلندیٔ درجات کا سبب بھی ہوتی ہے ۶۔ کہ ان مصیبتوں کو دیکھ کر پچھلی راحتیں بھی بھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے خدا نے کبھی آرام دیا ہی نہیں ۷۔ حقیقی شہنشاہ وہ ہے ، وہ جسے چاہے حکومت بخشے ، جیسے بادشاہوں کو ظاہری اور اولیاء اللہ کو باطنی سلطنت عطا فرمائی ۸۔ معلوم ہوا کہ اولاد محض عطا ربانی ہے ، بڑے قوی لوگ اولاد سے محروم دیکھے گئے ، کمزوروں کا گھر بیٹوں سے بھرا ہوا ، جسے چاہے بیٹے بیٹیاں دونوں دے ، جسے چاہے کچھ نہ دے ، جسے چاہے صرف بیٹے دے ، جسے چاہے صرف بیٹیاں ۹۔ خیال رہے کہ بزرگوں کی دعا سے اولاد ملنی بھی رب کی ہی عطا سے ہے جیسے طبیبوں کی دوا سے کبھی اولاد ہو جاتی ہے ، یہ سب اسباب ہیں ، حضور کی دعا سے حضرت طلحہ کا اولاد سے گھر بھر گیا۔ رب فرماتا ہے۔ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۱۰۔ یہ سب صورتیں انبیاء کرام میں بھی پائی جاتی ہیں ، چنانچہ لوط و شعیب علیہما السلام کے صرف لڑکیاں تھیں۔ حضرت ابراہیم کے صرف لڑکے تھے ، ہمارے حضور کو لڑکے لڑکیاں دونوں عطا ہوئے حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی اولاد نہیں (خزائن) ۱۱۔ بشر کی قید فرشتوں اور دوسری مخلوق کو نکالنے کے لئے ہے۔ ۱۲۔ یعنی کوئی شخص اس دنیا میں بے حجاب رب سے کلام نہیں کر سکتا موسیٰ علیہ السلام نے رب سے کلام کیا مگر حجاب سے ، ہمارے حضور نے بے حجاب رب سے کلام کیا مگر دوسری دنیا میں بلکہ عرش سے وراء پہنچ کر ، لہٰذا آیت بالکل واضح ہے ۱۳۔ بلاواسطہ فرشتہ خواب میں یا بیداری میں بطریقۂ الہام ، حضرت ابراہیم کو خواب میں ذبح فرزند کا حکم دیا اور حضرت داؤد کو بیداری میں زبور کا الہام فرمایا ۱۴۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام سے طور پر کلام فرمایا کہ آپ حجاب میں رہے ۱۵۔ جو رب چاہے فرشتوں کی معرفت وحی بھیجے جیسے انبیاء کرام کو عام وحی ہوتی ہے ۱۶۔ شان نزول یہود نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو وحی کے وقت رب تعالیٰ کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے ہمارے موسیٰ علیہ السلام بوقت کلام دیکھا کرتے تھے حضور نے فرمایا کہ وہ دیکھتے نہ تھے صرف کلام سنتے تھے حضور کی تائید میں یہ